

ادارہ القادسیہ

پیش کرتا ہے

شہیدِ دعوت

الملاحم میڈیا کی ریلیز کردہ ویڈیو کا تحریری اردو ترجمہ

اشاعت: محرم 1433ھ / دسمبر 2011ء

امام انور العولقی رحمہ اللہ کی سیرت زندگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا اسْتَكَانُواْ وَاللّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ

[آل عمران: 146]

"اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ بہت سے اللہ والوں نے مل کر (دشمنوں کیخلاف) جنگ کی، پھر جو مصیبتیں ان پر راہ الہی میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ ہار مانی۔ اور اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"



شہید شیخ انور العولقی اللہ ان کو قبول فرمائے:

شہادت درخت کی مانند ہوتی ہے؛ اُس پر پھل اُگتے ہیں، پھر پکتے ہیں اور پھر ان پھلوں کو توڑنے کا وقت آتا ہے۔ ایسا موسموں کی مطابقت کے ساتھ ہوتا ہے... اللہ کے بندے بھی اسی طرح مختلف مراحل سے گزرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس مرحلے پر پہنچ جاتے ہیں جہاں وقت آ پہنچتا ہے کہ بطور شہید چن لیے جائیں۔ اللہ عزو جل فرماتے ہیں:

وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاء

[آل عمران: 140]

"اور تم میں سے شہداء چن لے۔"

پس جزیرۃ العرب میں شجرِ شہادت کے پھل پک چکے ہیں اور اب انہیں توڑنے کا وقت آ گیا ہے، چنانچہ اللہ عزّ و جل نے ان میں سے شہداء کو چن لیا ہے۔



شیخ انور العولقی رحمہ اللہ کی مدح اور تعزیت کا بیان

آواز: شیخ ابراہیم الرّبیش حفظہ اللہ:

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین نبیّنا محمّد وآلہ وصحبہ أجمعین.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، رحمت اور سلامتی ہو اشرف الانبیاء والمرسلین ہمارے نبی محمد (ﷺ) پر اور ان کے تمام آل واصحاب پر۔

امّا بعد:

میں عالم اور مجاہد شیخ انور العولقی رحمہ اللہ کی شہادت (جیسا کہ ہم گمان کرتے ہیں) پر—جو صوبہ الجوف میں امریکی ڈرون حملے میں جاں بحق ہوئے—تمام امّتِ مسلمہ کو تعزیت پیش کرتا ہوں۔ وہ اور اُن کے تین رفقاء—اللہ اُن سب پر رحم فرمائے—قتل ہوئے۔ میں قبیلۂ عوالق سے خاص طور پر تعزیت کرتا ہوں؛ یہ وہ باوقار اور باغیرت قبیلہ ہے جس نے بہت سے مجاہدین اور شہداء پیش کیے ہیں، جن میں سے شیخ زاید الدغاری اور محمد عمیر کلوی تھے، اور ان ہی میں سے ایک جماعت ایسی تھی جس کے حال ہی میں افراد ابین کے معرکوں میں قتل ہوئے، اللہ ان سب پر رحم فرمائے۔

شیخ (رحمہ اللہ) کا جہاد کے ساتھ تعلق افغانستان میں روسی قبضے کے دوران شروع ہوا۔ چنانچہ وہ وہاں گئے اور اس زمین پر ایک عرصہ بطور مجاہد فی سبیل اللہ گزارا۔ پھر اس کے بعد وہ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے لئے امریکہ لوٹ آئے، تاہم مسلمانوں کے علاقوں پر امریکی قبضے کے بعد اُنہیں امریکہ اور مسلمانوں کے درمیان جاری لڑائی کی حقیقت اور امریکہ کے فرعونِ عصر ہونے کا یقینی شعور حاصل ہوا۔ پس اُنہوں نے اس بات کو علمی فریضہ جانا کہ مسلمانوں کے سامنے سچ بیان کیا جائے اور حق کی آواز بلند کی جائے، اور یہ کہ صلیبی امریکہ کے خلاف لڑنا اسی طرح لازمی (مذہبی) فریضہ ہے جس طرح کمیونسٹ روس کے خلاف (لازمی فریضہ) تھا۔ چنانچہ وہ امریکی مظالم کی مذمت کرتے رہے اور اس بات کو واضح کرتے رہے کہ امریکہ مسلمانوں پر حملہ آور دشمن ہے۔ وہ عین امریکیوں کے درمیان رہ کر یہ باتیں کرتے رہے، چاہے یہ اُن (رحمہ اللہ) کو کتنا بھی مہنگا پڑتا۔ دعوت الی اللہ میں ایک طویل عرصہ گزارنے اور امریکہ کی بڑی مساجد میں سے ایک مسجد کے امام کے طور پر فرائض سرانجام دینے کے بعد شیخ (رحمہ اللہ) کو علم ہو گیا کہ امریکی اُن کے خلاف منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور اب وہ اُن کو اور اُن جیسوں کو برداشت نہیں کر سکتے، چنانچہ اُنہوں نے اُن کے علاقوں کو چھوڑ کر چلے جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اگر اللہ تعالیٰ شیخ (رحمہ اللہ) کو اُن لوگوں سے نہ بچاتے تو ممکن تھا کہ اُن کے ساتھ بھی وہی ہوتا جو بعد میں اُن کے (دینی) بھائی حمید ان الترکی کے ساتھ ہوا—اللہ اُنہیں رہائی دلائے—پس شیخ رحمہ اللہ یمن واپس آ گئے۔

یمن میں بھی اُنہوں نے شیخ (رحمہ اللہ) کا پیچھا نہ چھوڑا بلکہ وہ نصرانیوں کے حکم پر جیل میں ڈال دیئے گئے۔ پس وہ ایک سال اور چند ماہ جیل میں رہے جس دوران امریکی تفتیش کار اُن سے تفتیش کرتے رہے، پھر اللہ نے اُنہیں خلاصی دلا دی۔ نکلنے کے بعد وہ اپنے لئے اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ مسلمانوں کے غموں اور پریشانیوں سے دور راحت و آرام کی زندگی بسر کریں، بلکہ وہ مجاہدین کے مسائل پر مسلسل نظر رکھے رہے اور انٹرنیٹ پر اپنی

سائٹ کے ذریعے ان کے معاملات کو زیرِ بحث لائے۔ انہوں نے امریکہ کے خلاف ابھارنے کا سلسلہ جاری رکھا تا کہ مسلمانوں کے علاقوں اور عزتوں پر اُس کے مظالم کو دفع کیا جاسکے۔ وہ ایسے فتاویٰ جاری کرتے رہے جن میں امریکیوں کو اپنے ملک کے اندر ہی قتل کرنے پر ابھارا گیا۔ یہ ان کی محنت کا نتیجہ تھا کہ مجاہد بھائی نضال حسن –اللہ اُنہیں رہائی دلائے– نے اُن کی پکار کا جواب دیا، جنہوں نے فورٹ ہوڈ بیس (عسکری چھاؤنی) میں جرأتمندانہ خونریزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُن فوجیوں کو قتل کیا جو عراق جانے کے لئے تیاری کر رہے تھے۔

شیخ (رحمہ اللہ) نے اُس دباؤ اور اُن پرکشش ترغیبات کا کوئی جواب نہ دیا جس سے اُنہیں اپنے راستے میں واسطہ پڑا، بلکہ اُنہوں نے (اُس) ترغیب و ترہیب سے اعراض برتتے ہوئے اللہ کی راہ میں جہاد اور قربانی کا راستہ اختیار کیا اور کلمۂ حق کہا، اور اس راستے میں اپنا خون بھی بہا دیا۔ ایسا انہوں نے اُس چیز کو ترجیح دیتے ہوئے کیا جو اللہ کے پاس ہے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ کتنی بھی بڑی پیشکش ہو وہ جنت سے بڑی نہیں ہو سکتی، اور کتنی بھی سخت ترہیب (دھمکی) ہو وہ جہنم سے زیادہ سخت نہیں ہو سکتی۔ اُنہوں نے سکون اور ثبات کی زندگی کی قربانی دی، بلاشبہ اُنہیں شہرت 'مال' عزت اور جاہ و مقام میسر تھا مگر اُنہوں نے یہ سب ترک کر دیا اور بے سروسامانی اور تعاقب کا سامنا کیا، کیونکہ اُنہوں نے اپنی اُمّت کے لئے عزت اور اِس کے مظلوم و مقہور عوام کے لئے اکرام کا راستہ چُنا تھا، کہ جن کی خلاصی کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ اور کوئی راستہ موجود نہیں ہے۔

شیخ (رحمہ اللہ) نے دنیا کو یہ ثابت کر دکھایا کہ اصول' زندگی سے زیادہ قیمتی ہوتے ہیں۔ پس اُنہوں نے ایک اصول اور عقیدہ اپنایا جس کا اُنہوں نے بہانگِ دہل اعلان کیا اور اس پر جان نثار کرنے کی تمنا کی۔ اُنہوں نے جس چیز کی تمنا کی تھی، وہ انہیں مل چکی ہے۔ وہ اُن لوگوں جیسے نہیں تھے جن کے اصول اُن کے رزق کے اسباب متاثر ہونے یا حکمرانوں کی پالیسیوں میں تبدیلی کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ وہ اُن لوگوں میں سے بھی نہیں تھے جو اپنے ذاتی مفادات کی حفاظت کی خاطر مصلحت اور فساد کے دعوؤں کی پیٹھ پر سوار ہوتے ہیں۔

شیخ (رحمہ اللہ) نے (مسلمانوں کے اسلاف کی) پہلی نسل کی سیرت کو دوبارہ زندہ کر دیا جو قربانیوں کے ایسے کھاتے سے عبارت تھی کہ جتنا قربانی دینے والے (سلف) کی عمر زیادہ ہوتی جاتی اتنا ہی (قربانیوں کے) اس کھاتے میں اضافہ ہوتا چلا جاتا۔ اُن کی سیرتیں اُن جنگوں کے ذکر سے سنوری ہوئی ہیں جن جنگوں میں اُنہوں نے شرکت کی اور اُس جنگی وقوع پر ختم ہوتی ہیں جس میں وہ قتل ہوئے۔ شیخ (رحمہ اللہ) کا جہاد اُن لوگوں کے لئے منہ توڑ جواب تھا جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مجاہدین محض بگڑے ہوئے نوجوان یا جاہل ہیں یا اُنہیں صرف حالات کی تنگی یا جوش و خروش یا زندگی میں ناکامی نے جہاد کی طرف دھکیلا ہے۔ پس یہ رہے شیخ جو پختہ عمر کو پہنچنے اور مشہور ترین عالمی یونیورسٹیوں سے اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد جہاد کر رہے تھے، جبکہ وہ ایک خوشحال خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور اُنہیں دنیا (کی زندگی) میں کثرت سے سب کچھ میسر تھا مگر اُنہوں نے اللہ کے دین کی نصرت کے لئے اپنی دنیا کی مکمل طور پر قربانی دی، اور وہ اُن لوگوں میں سے نہیں تھے جو اللہ کے دین کی نصرت صرف اِس شرط پر کرتے ہیں کہ اُن کی دنیا کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہوتا ہو۔ شیخ ابو عبد الرحمن (رحمہ اللہ) نے جہاد کے ساتھ صرف کتابوں کے ذریعے معاملہ نہ برتا اور نہ ہی مجاہدین کے ساتھ صرف دور سے خط و کتابت کے ذریعے معاملات نبھائے، بلکہ اُنہوں نے دنیا کی لذتوں کو ترک کیا اور جزیرۃ العرب میں مجاہدین سے جا ملے۔ پس اِنہوں نے بھی وہ سختیاں جھیلیں جو وہ (مجاہدین) جھیلتے ہیں اور اُن آزمائشوں کا سامنا کیا جن کا سامنا وہ (مجاہدین) کرتے ہیں۔ (وہ رحمہ اللہ) اُنہیں مشورے، رائے، اور نصیحت کرتے رہے۔ اسی وجہ سے شیخ (رحمہ اللہ کی) اُن کے درمیان بہت قدر و منزلت تھی۔ شیخ رحمہ اللہ اس وقت قتل ہو گئے جب وہ

شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کی جانب بلا رہے تھے اور وہ حسبِ استطاعت ہر ممکن طریقے سے مسلمانوں کو حزبی، اصلی یا نسلی تعصبات سے بالاتر کر کے شریعت پر اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ انسانوں کے بنائے ہوئے من گھڑت قوانین اور قبائلی رسوم ورواج کو ختم کرنے کے لئے سب سے زیادہ کوشش کرنے والوں میں سے تھے۔ وہ دیہاتوں میں قبائل کے درمیان چکر لگاتے رہتے تھے اور اُن کے سرداروں اور سرکردہ لوگوں کو اللہ کے دین کی جانب بلاتے رہتے تھے۔ پس وہ اُن لوگوں میں سے تھے جنہیں ہم اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مصداق سمجھتے ہیں:

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

[الفصلت: 33]

''اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔''

شیخ رحمہ اللہ جانتے تھے کہ علم، عمل کے لئے ہوتا ہے، اور اُنہوں نے یہ ثابت کر دکھایا کہ اگر فعل' قول کا ساتھ دے تو یہ دشمنوں کی جانوں پر بہت بھاری پڑتا ہے۔ اُنہوں نے ہمیں سکھایا کہ عقیدے کے لئے لازمی طور پر ایسا موقف ہونا چاہیے جو ڈٹ کر ثابت قدمی سے اس (عقیدے) کی گواہی دے۔ شیخ (رحمہ اللہ) نے صرف بلند و بانگ دعوؤں کی تکرار کرنے یا محض نعرے بلند کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اُنہوں نے جو کہا وہ کر کے دکھایا۔ اُنہوں نے ہمیں سکھایا کہ اگر ہمارے علماء میں سے کوئی کسی ایک موقف پر بھی سچائی کے ساتھ ڈٹ کر کھڑا ہو جائے تو یہ صلیبی قوتوں کا مقابلہ کرنے میں بہت سی باتیں کرتے رہنے سے زیادہ وزنی ہے۔ الفاظ کو تب تک زندگی نہیں ملتی جب تک اپنے بولنے والے کے خون سے اُن کی آبیاری نہ ہو۔ شیخ (رحمہ اللہ) نے افضل ترین جہاد کیا جو کہ ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے، ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ اُنہیں شہداء کے اماموں میں سے بنائے کہ وہ امریکی سلطنت اور دنیا بھر میں اُس کے ایجنٹوں کے خلاف کھڑے ہوئے، پس اُنہیں اچھائی کا حکم دیا اور برائی سے روکا، لہٰذا اُنہوں نے اُن (رحمہ اللہ) کو قتل کر ڈالا۔

شیخ (رحمہ اللہ) نے اپنی زندگی، اپنی جان، اپنے مال، اپنی زبان اور اپنے قلم کو امریکہ کے خلاف جنگ میں لگا دیا—جو اسلام پر حملے کا سرغنہ ہے—اور اللہ نے اُن (رحمہ اللہ) کا قتل اُن (امریکیوں) کے لئے اس طرح شرمندگی کا باعث بنا دیا ہے کہ (اِس قتل کی وجہ سے) جمہوریت کے امریکی دعوؤں کے جھوٹ اور نام نہاد آزادی کے قانون کی جعلی حیثیت دنیا کے سامنے کھل کر سامنے آجائے، تاکہ لوگوں کو اس (واقعے) سے یہ معلوم ہو جائے کہ امریکی قوانین اُس وقت بے کار ہو جاتے ہیں جب اُنہیں کسی ایسے مسلمان کو تحفظ دینا پڑ جائے جو اللہ کے واجب کردہ احکام کی تعمیل کر رہا ہو۔ سو یہ امریکی وزارتِ دفاع ہی تھی جس نے شیخ انور (رحمہ اللہ) کو قتل کرنے کے لئے پیش قدمی کی اور پھر کچھ دنوں کے بعد اُن کے بیٹے کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کیا، حالانکہ وہ دونوں امریکی شہریت کے حامل تھے۔ اُن کے بیٹے کی عمر پندرہ سال سے زیادہ نہ تھی۔ اُسے بغیر کسی قصور کے قتل کیا گیا۔ بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ قصوروار تھا تو پھر بھی وہ اُن کے اصولوں کے مطابق قانونی طور پر کم سن تھا۔ ان باتوں سے دنیا اُن کے دعوؤں کی جعلسازی کو جان لے کہ وہ اپنے قانون کی صرف اُس وقت تک پوجا کرتے ہیں جب تک وہ مسلمانوں کے حق میں نہ جائے۔

نیوز رپورٹ— شیخ انور (رحمہ اللہ) کے بیٹے کے قتل کی مذمت میں مظاہرے:



مظاہرین نے اس بچے 'عبد الرحمن انور العولقی' کی تصویریں اُٹھائیں ہیں، جسے امریکی ڈرون نے گزشتہ ماہ کے وسط میں صوبہ شبوہ میں قتل کیا تھا۔

آواز: شیخ ابراہیم الرّبیش حفظہ اللہ:

مزید یہ کہ شیخ رحمہ اللہ کا قتل امریکی ایجنٹوں کی رسوائیوں کے سلسلے میں سے ایک رسوائی ہے جس نے مسلمانوں پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کے علاقے مقبوضہ ہیں اور حکمران ٹولہ اور حکومت کی حزبِ اختلاف دونوں امریکی ایجنٹ بننے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں لگے ہوئے ہیں، اور یہ دونوں اس طرح تقسیم ہیں: ایک (کھلی) تائید کرنے والا، اور دوسرا ملک کی حرمت کی اس صریح پامالی کی نہ تائید کرتا ہے اور نہ اس کی مذمت کرتا ہے۔ پس اِن سب نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہر چیز سے دستبردار ہونے کے لئے تیار ہیں۔

احمد الزرقہ (یمنی صحافی):

یمنی حکومت اور تمام یمنی فریقوں –بالخصوص سیاسی فریق– کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے خوف میں مبتلا ہیں۔ ہر فریق ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی رضامندی کے حصول کے لئے کوشاں ہے... خاص طور پر القاعدہ اور دہشت گردی کے خلاف جنگ سے تعلق رکھنے والے تمام یمنی فریقوں کی کوشش ہوتی ہیں کہ (امریکہ کو) سہولیات میسر کریں، اور یہ چیز بہت ہی شرمناک ہے۔



عبدالباری عطوان (اخبار 'القدس العربی' کے چیف ایڈیٹر):

ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے واضح طور پر یمن پر قبضہ کر رکھا ہے، یعنی... ہم ڈرون طیارے دیکھتے ہیں، سی آئی اے اُنہیں چلاتی ہے اور وہ الجوف پر حملہ کرتے ہیں، بہ امر مثال... ڈاکٹر انور العولقی اور اُن کے ساتھ ایک گروپ کو قتل کر دیتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم ایک اور افغانستان کا سامنا کر رہے ہیں، یمن بھی ایسا بن گیا ہے جیسے افغانستان ہو۔ امریکی انٹیلی جنس لڑ رہی ہے اور ہر جانب گھوم پھر رہی ہے، جسے چاہے قتل کر دیتی ہے۔ ایسا ملک بن گیا ہے جہاں کوئی حکومت و کنٹرول نہیں، جہاں کوئی قانون نہیں، جہاں آزادی کی کوئی پرواہ نہیں، جہاں قطعاً احترام نہیں! مجھے نہیں معلوم کہ یمنی صدر علی عبداللہ صالح نے کس طرح یمن حکومت کی اس صورت میں دھجیاں بکھیرنے کو قبول کر لیا ہے۔

میزبان: مگر وہ اس تعاون پر فخر کرتا ہے۔

جی ہاں۔

میزبان: یہ تعاون پرانا اور نیا (جاری) ہے۔

جی ہاں! یہ ایک پہلو ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ قاتلانہ کاروائی اس بات کی یقین دہانی کرتی ہے کہ یمنی صدر یا یمنی حکومت اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے درمیان تعاون روز بروز گہرا ہوتا چلا جا رہا ہے۔

احمد الزرقہ (یمنی صحافی):

یمنی حکومت یقینی طور پر اس قسم کی کاروائیوں میں ملوث ہو کر ساز باز کر رہی ہے۔ ایسا 2009 سے ہو رہا ہے جب ڈیوڈ پیٹریوس نے — جو اس وقت سی آئی اے کے ڈائریکٹر کے طور پر کام کر رہا تھا — صدر صالح کو تعاون کرنے اور یمنی فضا مکمل طور پر امریکی طیاروں کے سامنے کھولنے پر قائل کر لیا تھا۔ ایسی کاروائیوں پر عملدرآمد پہلی بار نہیں ہو رہا، بلکہ گزشتہ مہینوں میں شبوہ اور ابین کے علاقوں میں دسیوں ہوائی حملے ہوئے ہیں اور اِن میں شہریوں کی

بڑی تعداد قتل ہوئی ہے۔ اِن میں سے کچھ کے بارے میں کہا گیا کہ وہ تنظیم القاعدہ کے ارکان تھے، اور دیگر شہری تھے۔ علاوہ ازیں المعجلہ میں 2009 میں ہونے والی خونریزی ہے اور اس کے بعد ہونے والی کاروئیاں بھی ہیں۔

ایک امریکی مسلم:

برادر انور العولقی کے ساتھ جو ہوا وہ قابلِ مذمت ہے۔ وہ محض ایک مسلمان فرد تھے جو مسلمانوں کو اُن کے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف بلا رہے تھے۔ ہماری حکومت نے جو بیرونِ ملک لوگوں پر بمباری کی اور اُنہیں قتل کیا ہے میں اُس کی مخالفت کرتا ہوں۔ اُنہیں اس بات کو سمجھنا چاہیے کہ وہ بہت سے بے گناہوں کو قتل کر رہے ہیں۔

آواز: شیخ ابراہیم الرّبیش حفظہ اللہ:

عالمِ اسلام میں ہونے والی انقلابی تحریکوں کے سایے میں مسلمانوں کو اِس قسم کے رویوں سے غفلت نہیں برتنی چاہیے، اور اُنہیں چاہیے کہ حصولِ حکومت کے آرزومندوں سے خبردار رہیں جو حکومت میں پہنچنے سے بھی پہلے امریکہ کے لئے دوستی کا اعلان کر دیتے ہیں۔ یہ محض سواری کا ایسا نیا جانور ہیں جو اپنے آپ کو امریکہ کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ یہ اُمّت کی ذلت وخواری میں اضافے کے سوا کچھ نہیں کریں گے، اور امریکہ کسی سے بھی اُس وقت تک راضی نہ ہو گا جب تک وہ اُسے مسلمانوں کے معاملات میں مداخلت کرنے اور اُن (مسلمانوں) کے وسائل میں سے (امریکہ کو لوٹ کھسوٹ کے ذریعے) اپنا حصہ اخذ کرنے کی ضمانت نہ دے۔

احمد الزرقہ (یمنی صحافی):

حکومت اور حزبِ اختلاف دونوں کے لئے امریکی شرط یہ ہے کہ جو کوئی بھی چاہتا ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اُس سے تعاون کرے یا اُس کی طرفداری کرے تو اُسے (امریکہ کو) مزید سہولیات پیش کرنی ہوں گی۔



برادر ابویزید:

در حقیقت، جب اسلام اور مسلمانوں سے لڑنے کی بات آتی ہے تو وہ کسی حد پر نہیں رکتے۔ میرا مطلب ہے کہ تمام حدود تجاوز کر جانے کے لئے اُن کی آمادگی بالکل ناقابلِ تصور ہے۔ پھر اپنے ہی تین شہریوں کو قتل کر کے، (وہ بھی) جنگی میدانوں سے انتہائی دور، اور بغیر کسی عدالتی کاروئی کے، امریکی انتظامیہ نے سی آئی اے کے ساتھ برابر شریک ہو کر بلاشبہ امریکی لوگوں کو اپنی قبیح صورت کا ایک حصہ دکھادیا ہے اور یہ امریکی مسلمانوں کے ساتھ ایک نازک مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں۔ اگرچہ مزاحم مسلمان ہونا اُن لوگوں کے درمیان ایک قدرِ مشترک ہے جو قتل ہوئے ہیں۔ جہاں تک ہماری بات ہے، ہم امریکہ کے قانون کو ہی نہیں مانتے، اُن کی امریکی شہریت کے ساتھ منسوب جعلی حقوق کو ماننا تو دور کی بات ہے۔ ہم اس بات کا ذکر صرف یہ ثابت کرنے کے لئے کر رہے ہیں کہ ملحدانہ اور شر انگیز مغربی قوانین اسلام کو ختم کرنے کی خاطر حیرت انگیز طور پر تبدیل کیے جاسکتے ہیں، وہ اسلام جو محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا (اسلام کی اُس شکل کو ختم کرنے کے لئے)، اور اُن لوگوں کو مغلوب کرنے کے لئے جو اس کی تعلیمات پر کاربند ہیں، اگرچہ اس کے لئے اُن (کفار) کو اپنے ہی قوانین اور اپنے ہی مروجہ اصولوں کے برخلاف ہی کیوں نہ چلنا پڑے!

دوسری بات یہ ہے... اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ، جو حال ہی میں القاعدہ کے خلاف جنگ بن چکی ہے، اصل میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف لڑی جارہی ہے، وہ چاہے جہاں بھی ہوں، اور اُن کی وجہ سے امریکیوں اور اُن کے حلیفوں کے لئے افغانستان عراق ہے اور عراق یمن ہے اور یمن صومالیہ ہے اور اسی طرح باقی بھی (یعنی سب ایک برابر ہیں)۔ تو کیا ہمیں بحیثیت مسلمان اسی انداز سے بدلہ نہیں لینا چاہیے اور برسرپیکار نہیں ہو جانا چاہیے؟!

آواز: شیخ ابراہیم الرّبیش حفظہ اللہ:

مسلمانوں کے لیے اس مسئلے کو سمجھنا بہت ضروری ہے جس کی جانب شیخ (رحمہ اللہ) پکار رہے تھے اور جس کی خاطر شیخ (رحمہ اللہ) قتل ہوئے، اور اُن کے قتل کو ایسے ہی امن و سلامتی سے جانے نہیں دینا چاہیے، خاص طور پر اُن کے قریبی لوگوں کو اور اُن کے چاہنے والوں کو اور مغرب میں اُن کے طلباء کو جو اُن سے سوالات پوچھتے اور اُن کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے۔ ہم سب کو اپنے شیخ (رحمہ اللہ) کا انتقام لینا ہے جنہوں نے اپنی اُمّت کی خاطر اپنی جان کی قربانی دی اور جو کچھ اپنے لئے پسند نہیں کرتے تھے وہ اپنے بھائیوں کے لئے بھی پسند نہ کیا۔ ہمیں اُن کے بعد اُن کا پیغام لے کر آگے پھیلانا ہے۔ شیخ (رحمہ اللہ) امریکیوں کے بارے میں اور اُن کا حدوں کو پار کرنے اور اُن کے ظلم کے بارے میں سب سے زیادہ باخبر تھے، اور وہ اُس بات کی جانب پکارنے میں حق بجانب تھے جس بات کی جانب شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے پکارا تھا، اُنہوں نے فرمایا تھا: " (کافر) امریکیوں کو قتل کرنے میں کسی سے مشورہ مت کرو۔"

برادر ابویزید:

امریکی وحشیانہ جارحیت کی بھینٹ چڑھنے والے اور لوگ بھی تھے، بھائی محسن المأربی تھے، بھائی سالم المروانی تھے، جو بہترین انصار میں سے تھے جنہوں نے دل و جان سے شیخ کی مدد کی۔ اور ہمارے بھائی سمیر خان بھی تھے، اور میرے خیال میں وہ بھی شہیدِ دعوت ہیں۔ سمیر ایک شخص پر مبنی ایک پوری فوج تھے۔ وہ ''انسپائر'' (رسالے) کے بانی ارکان میں سے تھے۔ اُنہوں نے اس کے ذریعے ہمیں تحریض دلائی اور منفرد انداز اور پختہ سوچ کے ساتھ اس میں حصہ ڈالا۔ اُنہوں نے ہر نوجوان مسلمان کے لئے ایک مثال قائم کی کہ اُنہیں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ ہم تنہا ہیں، ہمارا کوئی مددگار نہیں۔ اُنہوں نے خود اس پر عمل کر کے اسے ثابت کیا (کہ تنہا بھی کام کیا جاسکتا ہے)۔ وہ امریکہ کے اندر رہ کر کئی سال میڈیا کے میدان میں کام کرتے رہے اور جہاد کی عبادت کو دوبارہ زندہ کیا۔ ہر مسلمان کو دعوت دی کہ اپنی اُمّت کی جانب اپنا فریضہ ادا کریں اور اُن جماعتوں کی اجتماعی کوششوں میں شریک ہوں جو ہمارے دور میں اسلام کی سربلندی بحال کرنے کے مقصد کے ساتھ جہاد کی نمائندگی کر رہی ہیں۔ چونکہ اب وہ بس (امریکہ میں) گرفتار یا قید کیے ہی جانے والے تھے۔ وہ جزیرۃ العرب میں مجاہدین کے ساتھ جا ملنے کے لئے ہجرت فی سبیل اللہ کر گئے۔ وہ مشکلات کے باوجود اس مقدس راہ پر مسلسل چلتے رہے اور انسانوں کی بنائی ہوئی تمام حدود و قیود کو توڑنے میں کامیاب رہے۔ وہ بالکل آغاز سے ہی یہ بات جانتے تھے کہ یہ راستہ قربانی کا راستہ ہے۔ آپ اس چیز کو اُن کی اُس آن لائن ویب سائٹ کو دیکھ کر بآسانی سمجھ سکتے ہیں جس کا نام اُنہوں نے ''ان شاء اللہ شہید'' رکھا ہوا تھا، یعنی ''اگر اللہ نے چاہا تو شہید۔'' اُنہوں نے جو چاہا وہ پالیا، ہم اُن کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں اور اللہ ہی اپنے بندوں کی اصل حقیقت جانتا ہے۔

آواز: شیخ ابراہیم الرّبیش حفظہ اللہ:

اللہ کا دشمن اوباما امریکی عوام کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ پس اُن کے سامنے لڑائی کو مختصر کر کے دکھاتا ہے اور جنگ کی تقصیر کرتے ہوئے اسے چند شخصیات اور افراد تک محدود کر دیتا ہے، جن کے خاتمے کے ساتھ ہی یہ بھی ختم ہو جائے گی۔ حالانکہ اس وقت سبھی جانتے ہیں کہ یہ جنگ ایک ایسی قوم کی جنگ ہے جسے یہود نے ذبح کیا اور ایسی قوم کے خلاف ہے جو یہود کا دفاع کرتی ہے (یعنی امریکہ اور اس کے حلیف)۔ ہم اُن سے ایک ایسی قوم کے حقوق طلب کر رہے ہیں جو فلسطین میں ساٹھ سال سے بے سر و سامانی کی طرف دھکیلی گئی، اُس پر لڑائی مسلط کی گئی، اس کے اموال و وسائل کی لوٹ کھسوٹ کی گئی اور طویل عرصے تک ایجنٹ حکمرانوں کے ذریعے لوگوں کی تذلیل کی گئی۔

شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے دس سال قبل جو قسم اٹھائی تھی، اللہ نے اس اُمّت میں ایسے لوگ پیدا کر دیے ہیں جو اس کی تکمیل کریں۔ قائدین اور نسلوں کی شہادت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اُن کے بدلے ایسے قائدین اور نسلیں عطا فرمائے گا جو اس فریضے کی اُس وقت تک ادائیگی کرتے رہیں گے جب تک اللہ کے مومن بندوں کو کامیابی حاصل نہ ہو جائے۔ اس ضمن میں سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ عالمی اتحاد میں اب کمزوری، انتشار اور نقصان کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں جبکہ جہاد قوت اور وسعت اور پذیرائی کے اعتبار سے عراق، افغانستان، صومالیہ، چیچنیا، جزیرۃ العرب اور مغرب اسلامی میں بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

آخر میں اے مسلمانو! خوشیاں مناؤ کہ اسلام کا نور ایک ایسے دیئے کی طرح ہے جس کا ایندھن شہداء کا خون ہے، اور دشمنوں کا سامنا کرتے ہوئے شہداء کی تعداد میں اضافے کا مطلب مزید نور اور کامیابی سے قریب تر ہونا ہے، باذن اللہ۔

اے اوباما! تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ بے شک شیخ (رحمہ اللہ) کا جسد جسے تمہارے میزائلوں نے چیر پھاڑ دیا تھا، (مگر) ایسا نہیں ہوگا کہ اُس (جسد) کی قبر کسی صحراء میں بن جائے اور قصہ ختم ہو جائے، جیسا کہ تم اپنی عوام کو فریب دے رہے ہو۔ شیخ انور (رحمہ اللہ) نے اسلام کی جس باوقار روح (بنیاد) کی جانب دعوت دی تھی وہ اُن کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں پیوست ہو چکی ہے جو اُن کو بہت زیادہ سنتے تھے جس وقت کہ وہ (شیخ رحمہ اللہ) اُنہیں موحدین انبیاء کے قصے سناتے اور اُن (انبیاء) کی ثابت قدمی اور بزرگی کا ذکر کرتے، اور پھر وہ (رحمہ اللہ) خود بھی اُن کے ساتھ جا ملے، جیسا کہ ہم اُنہیں سمجھتے ہیں۔ تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ مسلمان عوام اپنے داعیان اور راہبروں کے خون کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہونے کے عادی ہیں۔

علمائے صادقین، جو اس عہد کو پورا کرنا چاہتے ہیں جو اللہ نے اُن پر عائد کر رکھا ہے، انہیں چاہیے کہ وہ شیخ کے نقشِ قدم پر چلیں، حکمرانوں کی عائد کردہ حدود و قیود سے آزاد ہو جائیں اور حق کی بات کریں، چاہے اس کی کتنی ہی مہنگی قیمت چکانی پڑے یا کتنے بھی گھمبیر نتائج پیچھا کریں، چاہے ایسا کرنے میں وہ قتل ہی کیوں نہ ہو جائیں، کہ بے شک عالم کا خون اُس کے الفاظ کے لئے روشنائی ہوتا ہے۔

اے ایجنٹ یمنی حکومت! بے شک شیخ انور (رحمہ اللہ) کا خون ایک لعنت بن کر تمہارا پیچھا کر رہا ہے اور تم پر بھڑکنے والا ایک شعلہ ہے، جیسا کہ سید قطب رحمہ اللہ کا قتل تھا، جو اُن کی دعوت پھیلنے اور اُن کے الفاظ کو زندگی بخشنے کا ذریعہ بن گیا۔ بے شک اللہ نے ظالموں کے خلاف مظلوموں کی مدد کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

[المنافقون: 8]

"لیکن عزت تو اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور مومنوں کی ہے، لیکن منافق نہیں جانتے"

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

پس پردہ آواز:

اب ہم آپ کے سامنے ایک محفوظ شدہ پیغام پیش کرتے ہیں جو شیخ انور العولقی رحمہ اللہ کے مجموعے سے لیا گیا ہے، اُنہوں نے اپنے قتل سے قبل یہ بیان دیا تھا؛ یہ پیغام اُنہوں نے امریکی عوام اور مغرب میں رہنے والے مسلمانوں کے نام بالعموم اور امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں کی جانب بالخصوص پیش کیا تھا۔



شہید شیخ انور العولقی تقبلہ اللہ:

میں یہ پیغام امریکی عوام کی جانب بھیجنا چاہتا ہوں۔ نیز مغرب میں بسنے والے مسلمانوں کی جانب بالعموم اور بالخصوص امریکہ میں رہنے والوں (مسلمانوں) کے نام بھیجنا چاہتا ہوں:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اور سلامتی اور رحمتیں ہوں اُس کے رسول محمد ﷺ پر اور اُن کے آل واصحاب پر۔

سلامتی ہو اُن پر جو ہدایت کی اتباع کرتے ہیں۔

11/9 کے بعد امریکی عوام نے جارج ڈبلیو بُش کو مجاہدین کے خلاف لڑنے کے لئے متفقہ پشت پناہی فراہم کی، اور اُسے بلینک چیک دے دیا کہ وہ اِس مقصد کی تکمیل کی خاطر جس قدر بھی ضرورت ہو اتنا خرچ کرلے۔ نتیجہ: وہ ناکام ہوا۔ اور وہ بہت بری طرح ناکام ہوا۔ پس اگر امریکہ مجاہدین کو شکست دینے میں اُس وقت ناکام رہا جب اس نے اپنے صدر کو لا محدود حمایت فراہم کی تھی، تو پھر یہ اوباما کے ساتھ کیسے جیت سکتا ہے جو پہلے ہی اتنی تنگی اور بندشوں کا شکار ہے؟

اگر امریکہ اُس وقت جیتنے میں ناکام رہا جب وہ اقتصادی قوت کے عروج پر تھا تو پھر یہ آج کیسے جیت سکتا ہے جبکہ اسے اقتصادی نشیب نہیں تو کساد بازاری کا تو بہر حال سامنا ہے؟

آسان سا جواب یہ ہے کہ امریکہ نہیں جیت سکتا اور نہ ہی کبھی جیتے گا۔

حالات پلٹا کھا چکے ہیں اور اب عالمی جہادی تحریک پیچھے کی جانب واپس نہیں مڑنے والی۔ 11/9 کی شام یہ تنہا افغانستان تھا، آج افغانستان، پاکستان، عراق، صومالیہ، شمالی افریقہ، اور جزیرۃ العرب ہیں اور (اِس) فہرست میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

ہمارا بھائی عمر فاروق عبد المطلب اُس سیکورٹی نظام میں شگاف ڈالنے میں کامیاب ہو گیا تھا جو (نظام) تنہا امریکی حکومت کو 9/11 کے بعد 40 ارب ڈالروں کی لاگت میں پڑا تھا۔ یہ محض آلے کے ساتھ ہونے والا ایک تکنیکی مسئلہ تھا جس نے پرواز کو مکمل تباہی سے بچا لیا۔ تاہم مجاہدین کی کوششیں رکیں گی نہیں۔

میں امریکی عوام کو کہتا ہوں: تمہاری سیکورٹی اس وقت تک خطرات سے دوچار رہے گی جب تک تمہاری حکومت مسلمانوں کے خلاف اپنا ظلم جاری رکھے گی۔ اگر تمہیں اپنا تحفظ عزیز ہے تو پھر تمہیں اپنی حکومت سے مطالبہ کرنا ہوگا کہ وہ مسلم علاقوں سے نکل جائے۔ مجاہدین نے مغرب کو التوائے جنگ (صلح) کی پیشکش کی تھی مگر مغرب نے اسے مسترد کر دیا۔ ہم نے تمہارے ظلم سے اپنا دفاع کرنے کے لئے جنگ کا راستہ اپنایا ہے۔ باذن اللہ ہم اس جنگ کو جاری رکھیں گے اور تم ہمیں ثابت قدم پاؤ گے۔

کیا تمہیں ماضی کے وہ دن یاد ہیں جب امریکی امن اور سلامتی کی برکتوں کے مزے لے رہے تھے؟ جب دہشت گردی کا لفظ بمشکل ہی کبھی بولا جاتا تھا؟ اور جب تم کسی قسم کے خطرات سے بے خبر تھے؟ مجھے وہ وقت یاد ہے جب آپ مقامی اخبار میں شائع ہونے والے اعلانات کے ذریعے سے کسی بھی ایئر لائن کا ٹکٹ خرید سکتے تھے اور اسے استعمال کر سکتے تھے اگرچہ یہ کسی اور ہی کے نام پر جاری کیوں نہ ہوا ہوتا، کیونکہ جہاز پر سوار ہوتے وقت کوئی بھی آپ سے آپ کی شناخت پوچھنے کی زحمت نہ کرتا۔ نہ لمبی قطاریں، نہ باریک بینی سے تلاشیاں، نہ جسموں کی مشینی جانچ پڑتال، نہ بو سونگھنے والے کتے، نہ آپ کا (تلاشی دینے کے لئے) جوتے اتارنا اور جیبیں خالی کرنا۔ تم ایک فارغ البال قوم تھے۔ لیکن جب شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے اپنی مشہور و معروف قسم اٹھائی کہ "امریکہ اُس وقت تک امن کا خواب بھی نہیں دیکھ سکے گا جب تک ہم اسے واقعتاً حاصل نہ کر لیں"، تب سے تمہاری سیکورٹی انحطاط پذیر ہے اور 9/11 سے 9 سال بعد، 9 سال خرچہ کرنے کے بعد، اور 9 سال اپنی سیکورٹی کو مضبوط تر کرنے کے بعد، تم اب بھی غیر محفوظ ہو، حتیٰ کہ "کرسمس کے دن" جیسے دن پر بھی جو تمہارے لئے تمام دنوں میں مقدس ترین اور سب سے زیادہ مبارک ہے۔ تو کیا تم یہ توقع کرتے ہو کہ تم دوسروں کی زندگیاں برباد کرتے رہو اور پھر بھی خمیازہ بھگتنے سے بچے رہو؟! تمہارے فیصلہ ساز، سیاستدان، سیاسی دھڑے بندیاں کرنے والے، اور بڑی کارپوریشنز اصل میں تمہاری خارجہ پالیسی سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں اور تم اس کی قیمت چکا رہے ہو۔ اوباما نے وعدہ کیا ہے کہ اُس کی انتظامیہ شفاف ہو گی مگر اُس نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ اُس کی انتظامیہ نے برادر نضال حسن کی کاروائی کو اجنبیت (نفسیاتی امراض) کے شکار ایک فرد کی جانب سے جارحیت کے ایک انفرادی فعل کا رنگ دینے کی کوشش کی۔ انتظامیہ نے کاروائی کے متعلق معلومات کو چھپانے کے لیے کنٹرول قائم کر رکھا تا کہ امریکی عوام کے ردعمل کو (سختی سے پھیر کر) نرم اور معتدل کر سکے۔ تا حال انتظامیہ میرے اور نضال کے درمیان تبادلہ ہونے والی ای میلز کو نشر کرنے سے انکار کر رہی ہے۔ ہمارے بھائی عمر فاروق کی کاروائی کے بعد انتظامیہ کی جانب سے آنے والے ابتدائی بیانات بھی اسی قسم کے تھے، سچ کو چھپانے کی ایک اور کوشش۔ لیکن القاعدہ نے ایک بار پھر اوباما کو دنیا کو دھوکا دینے سے اُس وقت روک دیا جب اُنہوں نے اس کاروائی کی ذمہ داری لینے کا اپنا بیان جاری کر دیا۔ تاہم، (امریکی انتظامیہ کے برعکس) ہم مجاہدین راست رو اور شفاف ہیں۔ ہمارے نہ کوئی خفیہ ایجنڈے ہیں اور نہ پر اسرار مقاصد۔ ہم دنیا کے سامنے اپنے پیغام کا کھلم کھلا اور صاف گوئی کے ساتھ اعلان کرتے ہیں۔ ہمارا مقصد اسلام کو زندگی میں واپس لانا ہے۔ ہم عالمِ اسلام کے ظالم اور کاسہ لیس حکمرانوں کو ہٹانا چاہتے ہیں اور اُن کی جگہ اللہ کے ایسے بندے لانا چاہتے ہیں جو درست اور غلط، خیر اور شر کے درمیان فرق جانتے ہوں۔ ہم قرآن کا حکم نافذ کرنا چاہتے ہیں اور کلمۃ اللہ کی باقی سب (نظاموں) پر بالادستی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ان شاء اللہ ہم اپنے پاس موجود ہر چیز کے

ساتھ ان مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور ہم اپنے آخری آدمی تک اُس کے خلاف لڑیں گے جو کوئی بھی ہماری راہ میں رکاوٹ ڈال کر کھڑا ہو گا، اور آج امریکہ بعینہٖ یہی کر رہا ہے۔

ہمارے بھائی عمر فاروق حفظہ اللہ کی کاروائی کے بعد خبروں میں کچھ افواہیں گردش کر رہی تھیں کہ شاید امریکہ یمن میں اپنی افواج بھیجے۔ جب یہ خبر نشر ہوئی تو میں نے اپنے گرد بھائیوں کو خوشی سے اچھلتے دیکھا کہ آخر کار اب اُنہیں امریکی فوج سے لڑنے کا موقع مل جائے گا۔ یہ ہیں وہ مرد جن کا تم سامنا کر رہے ہو۔ یہ ہیں وہ مرد جنہوں نے امریکیوں سے لڑنے کے لئے عراق اور افغانستان پہنچنے کی کوشش کی مگر ایسا نہ کر سکے۔ اب اُن کے لئے موقع ہے۔ یہ تم سے لڑنے کے اس قدر راغب و مشتاق ہیں۔ میں نے استشہادی کاروائیوں کے لئے اپنا اندراج کرانے والے بھائیوں کو اپنا نام فہرست میں اوپر کرانے کے لئے منتیں کرتے دیکھا ہے، اپنے خالق سے ملنے کے اشتیاق کی وجہ سے۔ لہٰذا امریکی فوجیوں کی ماؤں کو یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ یہ ہے وہ ماحول جس میں اوباما اُن کے بیٹوں اور بیٹیوں کو بھیج رہا ہے۔ ہم ایسے مردوں کے ساتھ تمہارا سامنا کر رہے ہیں جو موت سے محبت کرتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے تم زندگی سے محبت کرتے ہو۔ اسی لئے ہمیں یقین ہے کہ یہ ایک ایسی جنگ ہے جس میں ہم ناکام نہیں ہوں گے۔ ہم عزم و حوصلے کے میدان میں تو پہلے ہی اس جنگ کو جیت چکے ہیں، مادی جنگ کو جیتنا اب محض کچھ وقت کی بات ہے۔

ہم مسلمان کسی نسل یا گروہ سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں رکھتے۔ ہم امریکیوں کے خلاف صرف اُن کے امریکی ہونے کی وجہ سے نہیں ہیں۔ ہم شر کے خلاف ہیں۔ امریکہ بحیثیت مجموعی ایک شر انگیز قوم بن گیا ہے۔ ہم امریکہ کو دو مسلم ممالک پر حملہ آور ہوتے دیکھتے ہیں۔ ہم ابو غریب، بگرام اور گوانٹانامو بے دیکھتے ہیں۔ ہم کروز میزائل اور کلسٹر بم دیکھتے ہیں۔ ہم نے حال ہی میں یمن میں 23 بچوں اور 17 عورتوں کا قتل دیکھا ہے۔ ہم ایسی جارحیت کے سامنے بے کار کھڑے نہیں رہ سکتے۔ ہم جوابی لڑائی لڑیں گے اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے پر آمادہ کریں گے۔

میں امریکہ میں پیدا ہوا تھا اور اور امریکہ میں 21 سال رہا تھا۔ امریکہ میرا گھر تھا۔ میں غیر متشدد اسلامی سرگرمیوں میں مصروف اسلام کا داعی تھا۔ تاہم، عراق پر امریکی حملے اور مسلمانوں کے خلاف مسلسل امریکی جارحیت کی وجہ سے میں ایک مسلمان ہونے اور (ساتھ ہی ساتھ) امریکہ میں رہنے کے درمیان موافقت نہیں کر سکا۔ بالآخر میں بھی اسی نتیجے پر پہنچا جس پر القاعدہ میں میرے بھائی کچھ سالوں پہلے پہنچ چکے تھے۔ میں اس نتیجے پر پہنچا کہ امریکہ کے خلاف جہاد میرے پر اتنا ہی فرض ہے جتنا یہ ہر قابل مسلمان پر فرض ہے۔ اپنے قیام کے وقت القاعدہ امریکہ کے خلاف لڑنے کے مقصد کے ساتھ نہیں بنائی گئی تھی۔ یہ القاعدہ کے ارتقاء میں بعد کا مرحلہ تھا۔ القاعدہ نے اس جنگ کی ابتداء نہیں کی تھی۔ امریکہ نصف صدی سے زائد عرصے سے مسلم علاقوں پر اسرائیلی قبضے کی حمایت اور پشت پناہی کرتا چلا آ رہا ہے۔ القاعدہ نے اس وقت تک امریکہ پر کوئی حملہ نہیں کیا تھا جب تک امریکی افواج قلبِ اسلام، جزیرۃ العرب، میں داخل نہیں ہو گئیں۔

نضال حسن کو القاعدہ نے بھرتی نہیں کیا تھا۔ نضال حسن کو امریکی جرائم نے بھرتی کیا تھا اور امریکہ اس بات کا اعتراف کرنے سے انکار کرتا ہے۔ امریکہ اس بات کا اعتراف کرنے سے انکار کرتا ہے کہ اس کی خارجہ پالیسیاں ہی وہ اصل سبب ہیں کہ نضال حسن جیسا فرد جو امریکہ میں پیدا ہوا اور پلا بڑھا، اپنی بندوقیں امریکی فوجیوں کے خلاف اٹھا لیتا ہے۔ امریکہ جتنے زیادہ جرائم کا ارتکاب کرے گا، اُتنے ہی زیادہ مجاہدین اُس کے خلاف لڑنے کے لئے بھرتی ہوں گے۔

ہمارے بھائی عمر فاروق عبد المطلب کی کاروائی اُن امریکی کروز میزائلوں اور کلسٹر بموں کے رد عمل میں تھی جن کی وجہ سے یمن میں عورتیں اور بچے قتل ہوئے تھے۔ جیسے تم ہمیں اپنے بم بھیجو گے، تو ہم بھی تمہیں اپنے بھیجیں گے! ہم یہ جنگ آخر تک جاری رکھیں گے۔

یہ درست ہے کہ ہم اپنے سادہ وسائل کے ساتھ کرہ ارض پر سب سے بڑی فوج کے جنگی مخزن کا سامنا کر رہے ہیں، لیکن کامیابی ہماری طرف ہی ہے۔ کامیابی ہماری طرف ہے کیونکہ ہم میں اور تم میں فرق ہے۔ ہم اعلیٰ مقاصد کے لئے لڑ رہے ہیں، ہم اللہ کے لئے لڑ رہے ہیں، اور تم دنیاوی مفادات کے لئے لڑ رہے ہو۔ ہم انصاف کے لئے لڑ رہے ہیں، کیونکہ ہم اپنی زمین اور اپنے خاندانوں کا دفاع کر رہے ہیں، اور تم سامراجی مقاصد کے لئے لڑ رہے ہو۔ ہم سچ اور انصاف کے لئے لڑ رہے ہیں اور تم ظلم و سرکشی کے لئے لڑ رہے ہو۔ تمہارے پاس تمہارے بی 52 (طیارے) ہیں، تمہارے اپاچی (ہیلی کاپٹر) ہیں، تمہارے ابرمز (توپیں) ہیں، اور تمہارے کروز میزائل ہیں، اور ہمارے پاس چھوٹا اسلحہ اور آتش گیر دھماکہ خیز آلات ہیں۔ لیکن ہمارے پاس ایسے مرد ہیں جو ثابت قدم رہنے والے، جانثار اور مخلص ہیں، شیروں جیسا دل رکھتے ہیں، اور یہ خوشخبری ہیں کمزوروں کے لیے جو اس دنیا کے وارث ہوں گے!

میں تمہاری جانب اپنا پیغام اسلام کی طرف دعوت دیتے ہوئے ختم کرتا ہوں۔ ہم سب کو اِس زمین پر اللہ نے تخلیق کیا تاکہ ہم اُس کی عبادت کریں اور پھر موت کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یا جنت ہے یا جہنم۔ لہٰذا یہ معاملہ ایسا نہیں ہے جسے غیر سنجیدگی سے لیا جائے۔ یہ تمہارا مستقبل ہے۔ میں تمہیں اللہ کی کتاب 'قرآن' پڑھنے کی دعوت دیتا ہوں۔ تمہیں اِس کے لئے کسی کی رائے لینے کی ضرورت نہیں، خود فیصلہ کرو کہ یہ سچ ہے یا نہیں۔

امریکہ میں بسنے والے مسلمانوں سے مجھے یہ کہنا ہے: تمہارا ضمیر تمہیں کیسے یہ اجازت دیتا ہے کہ ایک ایسی قوم کے ساتھ پرامن باہمی بقا میں رہو جو تمہارے اپنے بھائیوں اور بہنوں کے خلاف ظلم اور جرائم کے ارتکاب کی ذمہ دار ہے؟ تم ایک ایسی حکومت کے ساتھ وفاداری کیسے رکھ سکتے ہو جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کی سرپرستی کر رہی ہے؟ امریکہ میں موجود مسلم کمیونٹی بتدریج شکست وریخت اور بنیادی اسلامی اصولوں میں انحطاط کا سامنا کر رہی ہے۔ چنانچہ آج تمہارے بہت سے علماء اور اسلامی ادارے کھلے عام اس بات کی منظوری دے رہے ہیں کہ مسلمان امریکی فوج میں خدمات سرانجام دیں تاکہ مسلمانوں کو قتل کریں، ایف بی آئی میں شامل ہوں تاکہ مسلمانوں کی جاسوسی کریں، اور یہ (علماء اور اسلامی ادارے) تمہارے اور تمہارے فریضہ جہاد کے درمیان کھڑے ہیں۔ آہستہ آہستہ مگر یقینی طور پر تمہاری صورتحال ویسی ہی بنتی جا رہی ہے جیسی سقوطِ غرناطہ کے بعد اسپین کی اُس مسلم کمیونٹی کی تھی جن سے جنگ کی گئی تھی۔

مغرب میں بسنے والے مسلمانو! توجہ دو اور تاریخ کے اسباق سے سیکھو۔ تمہارے اُفق پر نحوست کے بادل جمع ہو رہے ہیں۔ گزشتہ کل امریکہ غلامی، نسلی امتیازات، ماورائے عدالت قتل، اور کو کلکس کلان (سفید فام نسلی امتیازی تعصب پر مبنی ایک قدیم گروہ) کی سرزمین تھا۔ اور کل یہ مذہبی تعصبات اور حراستی کیمپوں کی سرزمین ہو گا۔ جو حکومت اِس وقت تمہارے اپنے بھائیوں اور بہنوں کو قتل کر رہی ہے اُس کی طرف سے تم اپنے حقوق کی حفاظت کے وعدوں سے دھوکا نہ کھاؤ۔ آج مسلمانوں اور مغرب کے درمیان بڑھتی ہوئی جنگ کے ساتھ تم یکجہتی کے اُس پیغام پر تکیہ نہیں کر سکتے جو تمہیں کسی شہری گروپ یا سیاسی جماعت کی طرف سے ملے، یا حمایت کے اُن کلمات پر جو کسی مہربان ہمسایے یا اچھے دفتری ساتھی کی طرف سے آئیں۔ مغرب آخر کار اپنے مسلمان شہریوں کے خلاف ہو جائے گا۔ پس تمہیں میری نصیحت یہ ہے: تمہارے پاس انتخاب کرنے کے لئے دو چیزیں

ہیں، یا ہجرت یا جہاد۔ یا تم یہاں سے چلے جاؤ یا پھر لڑو۔ تم یہاں سے چلے جاؤ اور مسلمانوں کے درمیان رہو یا تم رک کے رہو اور نضال حسن اور دیگر کی مثال پر چلو جنہوں نے اللہ کی راہ میں لڑنے کا اپنا فریضہ ادا کیا۔ میں خاص طور پر نوجوانوں کو دعوت دیتا ہوں کہ مغرب میں لڑیں یا پھر افغانستان، عراق اور صومالیہ کے جہادی محاذوں میں اپنے بھائیوں سے جاملیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ یمن میں ہمارے نئے محاذ میں ہمارے ساتھ شامل ہوں، وہ مرکز جہاں سے جزیرۃ العرب کا عظیم جہاد شروع ہو گا، وہ مرکز جہاں سے اسلام کی عظیم ترین فوج پیش قدمی کرے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"12 ہزار کا ایک لشکر عدن ابین سے نکلے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی نصرت کرے گا، اور میرے اور اُن کے درمیان وہ بہترین ہوں گے۔"

بالاختتام، میں دعا گو ہوں کہ اللہ ہمیں حق کی ہدایت عطا فرمائے اور ہمیں صراطِ مستقیم پر استقامت عطا فرمائے، سلامتی اور رحمتیں ہوں اللہ کے رسول پر، اُن کے آل و اصحاب پر۔

سلامتی ہو اُن پر جو ہدایت کی اتباع کرتے ہیں۔

عربی ترانہ (ترجمہ):

تم جو اپنی جانیں قربان کرنے سے متردد نہیں ہو

شیخ کی آواز ابھی بھی گرجتی سنائی دے رہی ہے

اور سب شہروں میں سنی جاسکتی ہے

شیخ کی آواز ابھی بھی گرجتی سنائی دے رہی ہے



شیخ انور العولقی (رحمہ اللہ):

جب اللہ عزّوجل کسی کو شہید چُن لے تو یہ اُس شخص پر اللہ عزّوجل کا فضل وکرم ہے اور خسارہ نہیں ہے، ہرگز بھی خسارہ نہیں ہے، لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ وہ شہادت کی ثقافت کو سمجھیں۔ یہ شہادت رب العالمین کی جانب سے فضل واحسان ہے اور ہرگز بھی خسارہ نہیں ہے!

الملاحم میڈیا

اے اقصیٰ، ہم آرہے ہیں